حافظ محمد اقبال رنگونی

امریکہ کی اسلام دشمنی کا کھلا اظہار

امریکہ اور یورپ کا کردار عالمی امن کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے

پاکستان کے لیے نئے امریکی سفیر مسٹر ٹامس سائمنز نے گزشتہ روز اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا اس حوالہ سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ کے بہت سے قابل تشویش مسائل ہیں جو امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں بہت اہمیت رکھتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں علاقائی استحکام ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کے پھیلاو۔ بین الاقوامی دہشت گردی۔ منشیات کے ناجائز کاروبار۔ انسانی حقوق کا احترام کا ذکر کیا اور اس کے ساتھ ساتھ کہا کہ۔

ہمیں اسلام کے کردار پر تشویش ہے

اس تقریب میں امریکی نائب وزیر خارجہ اور دیگر اہم وزراء بھی موجود تھے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ صدر کلنٹن اور وزیر اعظم بے نظیر کے خیالات میں ہم آہنگی سے دونوں ملکوں کے قریبی دوستانہ تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ (جنگ لندن ۸ جنوری ۹۶)

پاکستان کے لیے امریکہ نے جس سفیر کو متعین کیا ہے آپ اس کے بیان سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ موصوف پاکستان میں کس قسم کی خدمات اور کس قسم کے تعلقات مستحکم کرنے کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آنی چاہیئے کہ اس وقت امریکہ اسلام کے بارے میں کس قسم کے خیالات رکھتا ہے اور اس نے عالم اسلام کے لیے کیا پالیسی تیار کی ہوئی ہے نیز اپنے حواریوں کے ذریعہ کس قسم کا کردار ادا کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

امریکی سفیر نے اس اہم تقریب میں کھلے عام اسلام کے سلسلے میں امریکی پالیسی کا اظہار کر دیا ہے کہ جس طرح امریکہ کو بین الاقوامی دہشت گردی۔ منشیات کے کاروبار۔ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاو میں روز بروز ہونے والے اضافہ پر گہری تشویش ہے ٹھیک اسی طرح امریکہ کو حال اور مستقبل کی دنیا میں اسلام کے کردار پر بھی خاصی تشویش ہے اور یہ گویا ان اہم مسائل میں سے ایک ہے جن پر اب صرف غور ہی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔

امریکی سفیر کا منشیات۔ دہشت گردی اور اس قسم کے قبیح افعال کو اسلام کے ساتھ ایک ہی ترازو میں تولنا اور کھلے لفظوں میں ان کے خلاف اپنی تشویش کا اظہار کرنا اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ امریکہ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد اب اسلام کو اپنا سب سے بڑا حریف سمجھ رکھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اسلام اسی طرح اپنا حلقہ اثر بڑھاتا چلا گیا تو پھر امریکی ایوانوں میں ایک ایسی کھلبلی مچ جائے گی جس سے پھر امریکہ اور اس کے حواریوں کا سنبھلنا ناممکن بن جائے گا۔ چنانچہ اس نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جس شدت بیان بازی اور پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے وہ شاید ہی کسی پر مخفی ہو۔ گزشتہ چند سالوں سے امریکہ اور یورپ نے اسلام کو بدنام کرنے کی جو مہم اٹھائی ہے اور حقائق کا چہرہ مسخ کرنے کی جو سازش کی ہے اس سے یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ مستقبل میں امریکہ اسلام کے خلاف کیا کردار ادا کرنا چاہتا ہے۔

امریکی سفیر کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پوری دنیا میں اسلام کا نام گونج رہا ہے اور اسلام اپنا حلقہ وسیع سے وسیع تر کرتا جا رہا ہے۔ جن ممالک میں اسلام کا نام لینا بھی جرم تھا جہاں اللہ کی صدا دینا جان جوکھوں کا کام تھا آج انہی ممالک میں خدا کا علی الاعلان نام لینے والے ایک دو نہیں ہزاروں کی تعداد میں نظر آتے ہیں۔ ان گلیوں میں اللہ اکبر کے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ مساجد آباد ہو رہی ہیں۔ جن علاقوں میں لوگ زیارت قرآن کے لیے بیتاب تھے آج وہاں تلاوت قرآن کے ولولے اور غلغلے ہیں اور آنے جانے والا قرآن کی تلاوت سے محظوظ ہو رہا ہے۔ گویا اب اسلام ان گھرانوں میں بھی داخل ہو گیا جہاں اس کے داخلے پر سخت پابندی تھی۔ سابق سوویت یونین کی ریاستوں پر ایک نظر ڈالیے مشرقی یورپ کے ان ممالک کو بھی دیکھیے جنہیں روسی دانشوروں نے سالہا سال سے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا آج انہی علاقوں میں خدا کا نام لیا جا رہا ہے۔ اسلام سے محبت اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی آوازیں اٹھ رہی ہیں اور دشمن اپنی لاکھ کوشش کے باوجود اس آواز کو بند کرنے کی اپنے اندر سکت نہیں پاتا۔

امریکہ اور یورپ کی اسلام دشمنی کوئی پوشیدہ بات نہیں اللہ کی قدرت کہ اسی امریکہ اور یورپ میں اسلام کی آواز گھر گھر پہنچ رہی ہے اور اسلام کا پیغام ہر بے چین اور مضطرب دل کو پیغام سکون دے رہا ہے۔ اسلامی عقائد کی نظافت و نزاکت اور اسلامی اعمال و اخلاق کی لطافت نے ہزاروں بے دینوں اور ملحدوں کو اسلام کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ یورپ اور امریکہ کی اپنی عبادت گاہیں ویران ہیں یا مسمار کر دی گئیں ہیں جب کہ انہی ممالک میں مساجد و مدارس اسلامک سنٹر اور مکاتب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، جہاں ایک طرف مسلمان بچوں میں اسلام سے محبت کا جذبہ بیدار ہوا وہیں غیر مسلم نوجوانوں کے دلوں میں بھی اسلام نے اپنے لیے جگہ بنالی ہے اور وہ بھی آہستہ آہستہ اسلام کے قریب ہو رہے ہیں۔ برطانیہ کی اخبارات گواہ

ہیں کہ یورپ میں مسلمانوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہر آئے دن کسی نہ کسی کے قبول اسلام کی خبر ملتی ہے۔

اس صورت حال نے امریکہ اور یورپ اور دیگر متعصب حکمرانوں اور دانشوروں کو ایک عجیب مخمصے میں ڈال دیا ہے۔ یورپ کے اخبارات بھی اس مسئلے پر کافی پریشان دکھائی دے رہے ہیں اور اپنے اپنے رسائل وجرائد میں اس حقیقت کا بادل نخواستہ اظہار کرنے پر مجبور ہیں کہ اسلام عالمی سطح پر اپنا سکہ جمانے میں کامیاب ہو رہا ہے اور پوری دنیا پر اس کی گرفت مضبوط ہو رہی ہے جب کہ اس کے برعکس عیسائیت اور الحاد کی دیواریں دن بدن کمزور سے کمزور تر ہو رہی ہیں۔ یورپ کی سیاست اس کے اخلاق وکردار اور عیسائی عقائد واعمال نے ان کے نوجوانوں کو مذہب کی طرف راغب کرنے کی بجائے اور زیادہ اپنے سے دور کر دیا۔ یورپ کے اخبارات وقتاً فوقتاً یورپ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر مضامین اور تبصرے شائع کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ اسلام نے موجودہ دنیا میں کیا رول ادا کیا ہے اور یورپ کی کتنی ویران عمارتوں اور ویران دلوں کو آباد کر رکھا ہے۔ ان مضامین اور تبصرے کا مقصد صرف اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت بتلانا نہیں ہوتا بلکہ اپنی اپنی حکومتوں کو متوجہ کرنا ہے کہ اگر اس مسئلے پر قابو نہ پایا گیا اور کوتاہی کا مظاہرہ ہوا تو بہت دیر ہو جائے گی ہم تم کو خبر ہونے تک۔ والامعاملہ ہوگا چند روز قبل امریکی نشریاتی ادارہ سی این این (CNN) نے امریکہ میں اسلام کے پھیلاؤ اور امریکی باشندوں میں اس کی مقبولیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے امریکہ میں بہت اثر ورسوخ پیدا کیا ہے اس وقت امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد آٹھ ملین سے تجاوز کر چکی ہے اور تبصرہ نگار کا کہنا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں امریکہ میں عیسائیت کے بعد سب سے بڑی تعداد مسلمانوں کی ہوگی۔

ان حالات میں امریکی سفیر کا یہ بیان کہ ہمیں اسلام کے کردار پر تشویش ہے بہت غور طلب ہے۔ اس سے قبل امریکہ کے سابق صدر رچرڈ نکسن نے بھی اپنے وقت میں اپنی حریف قوت سوویت یونین سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اسلام کے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے باہمی اختلافات کی شدت کو کم کرنا ہوگا اور اس سلسلے میں باہمی تعاون کی فضا پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تاریخ نے دکھلایا کہ اسلام کے مقابلے کے لیے یہ سارے اپنے اختلافات ختم کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ عیسائی اور اسرائیلی رہنماؤں کا اپنے تمام اختلافات کو بھلا کر ایک دوسرے سے گلے ملنا اور ہر سطح پر آپس میں تعاون کا وعدہ کرنا کسے یاد نہیں۔ حال ہی میں چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ملکہ برطانیہ کا کیتھولک سربراہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے ان کی عبادت گاہ میں خصوصی شرکت کرنا کس پر مخفی ہے۔ پھر اعدائے اسلام کا بیک وقت مسلمانوں کے بارے

میں بنیاد پرست اور مذہبی جنونی کا لفظ عالمی طور پر استعمال کرتا گیا اس بات کی شہادت نہیں کہ ان لوگوں نے اسلام کے کردار کو تشویشناک اور (بقول ان کے) مہذب دنیا کے لیے خطرناک قرار دے کر باقاعدہ ایک محاذ کھول دیا ہے۔ بوسنیا کے معاملے میں یورپ اور امریکہ کا کردار ہمارے سامنے ہے۔ چیچنیا کی تازہ صورتحال ہم سب کے لیے مقام عبرت ہے۔ یہ سب تو ایک جگہ بیٹھ چکے اور ایک منظم منصوبہ بنا چکے۔ سب کی بولی ایک ہے۔ سب کا اندازہ ایک ہے۔ سب کا مقصد ایک ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا کبھی عالم اسلام کے قائدین نے بھی ان بیانات اور عملی اقدامات کو قابل تشویش سمجھا؟ کیا کسی اسلامی حکمران کی زبان پر یہ الفاظ آئے کہ حال اور مستقبل کی دنیا میں ہمیں امریکہ اور یورپ کے کردار پر گہری تشویش ہے۔ اور ان کے خلاف ہمیں عملی اقدامات کی ضرورت ہے؟ افسوسناک امر تو یہ ہے کہ آج اسلامی ممالک کے بعض حکمران اور وزراء وہی زبان بولنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں جو امریکہ اور یورپ نے انہیں سکھائی ہے۔ امریکی سفیر کا یہ بیان اخبارات کی شہ سرخی بنا۔ صفحہ اوّل پر شائع ہوا مجال ہے کہ کسی اسلامی حکمران یا کسی وزیر نے اس کے خلاف لب کشائی کی زحمت گوارا فرمائی ہو۔ (فالی اللہ المشتکی)

عالم اسلام کو امریکہ اور یورپ کے کردار پر گہری تشویش ہے

امریکہ اگر یہ سمجھتا ہے کہ طاقت کے زور پر اسلام کا راستہ روک دیا جائے گا تو یہ اس کی سخت حماقت ہوگی۔ تاریخ گواہ ہے کہ دنیا کے بہت سے طاقتور حکمران اسلام کا نام مٹانے چلے تھے مگر وہ خود ہی مٹ گئے اور اسی دنیا میں انہیں نشان عبرت بنا دیا گیا۔ اسلام کا راستہ نہ کوئی روک سکا ہے نہ روک سکتا ہے اس نے اب آگے ہی بڑھنا ہے اور تمام مصنوعی اور بناوٹی مذاہب اور سیاست کو بے نقاب کرنا ہے۔ اب جو لوگ اس کا راستہ روکنے کی کوشش کریں گے وہ خود ہی منہ کی کھائیں گے۔ اس لیے امریکہ اور یورپ کو چاہیئے کہ اپنی اس مکروہ حرکت سے باز آجائے اور اس قسم کے تمام افعال سے اجتناب کرے جن سے خواہ مخواہ محاذ آرائی کی فضا پیدا ہو اور اس میں نقصان بھی خود انہیں کا ہو۔

عالم اسلام کے تمام قائدین کو بھی امریکہ اور یورپ کے اس کردار پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عالمی سطح پر یہ بات اٹھانی چاہیئے کہ اس وقت امریکہ اور یورپ کا کردار عالمی امن کے لیے خطرہ بنا ہوا ہے ان کی گندی سیاست اور زیادتیوں نے دنیا کا سکون برباد کر رکھا ہے۔ ضروری ہے کہ عالم اسلام کے قائدین اور دانشور امریکہ کے اس کردار کو بے نقاب کریں۔ اور اعدائے اسلام نے جس شدت کے ساتھ اسلام کے خلاف بیان بازی شروع کر رکھی ہے اسی شدت سے اسلام کی خوبیوں اور اسلام کے پیغام امن کو عام کرنے

کی کوشش کریں ۔ عالم اسلام کے قائدین نے اگر تھوڑی سی توجہ دی تو انشاء اللہ العزیز پوری دنیا پر یہ بات کھل جائے گی کہ انسانیت کا دشمن کون ہے ؟ دنیا کو کس کے کردار سے خطرہ ہے ؟ انسانیت کا ہمدرد کون ہے ؟ کس کے پاس امن و سلامتی کا پیغام ہے ؟ اور کس کا کردار قابل تشویش ہے ۔؟

اگر عالم اسلام کے قائدین نے اپنی روش نہیں بدلی ۔ اپنی سلطنتوں اور کرسیوں کو بچانے کے لیے اعدائے اسلام کے ہاتھوں کھیلنا اور ان کے خیالات سے ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے دن رات جدوجہد کرنا اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا تو پھر یاد رکھیے خدا کے ہاں دیر تو ہے پر اندھیر نہیں ۔ اس نے پہلے ہی خبردار کر دیا ہے کہ ۔

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (پ ۲۶ سورہ محمد ۳۸)

ترجمہ : اگر تم روگردانی کرو گے تو (اللہ تعالی) تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تمہارے جیسے نہ ہوں گے ۔ (ایک جگہ ارشاد فرمایا ۔)

فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم (پ ۶ المائدہ ۵۴)

ترجمہ : سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنہیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اسے چاہتے ہوں گے ایمان والوں پر وہ مہربان ہوں گے اور کافروں کے مقابلے میں سخت ہوں گے ۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت گر کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے عطا کرے اور اللہ بڑا وسعت والا بڑا علم والا ہے ۔

یہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے ۔ اس کا ہر ارشاد پختہ اور اس کا ہر وعدہ سچا ہے ۔ سمجھ لے جسے سمجھنا ہو ۔ وما علینا الا البلاغ المبین (۳ جنوری ۹۶ء)

مؤتمر المصنفین کا سلسلۂ مطبوعات (۲۱)
تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی
موتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور